عمرہ کا آسان طریقہ

اور عقیدہ کے کچھ اہم مسائل

مرتب

مختار احمد محمدی مدنی

(الجبیل، سعودی عرب)

صوبائی جمعیت أهل حدیث ممبئی

عمرہ کا آسان طریقہ

اور عقیدہ کے کچھ اہم مسائل

مرتب

مختار احمد محمدی مدنی

(الجبیل، سعودی عرب)

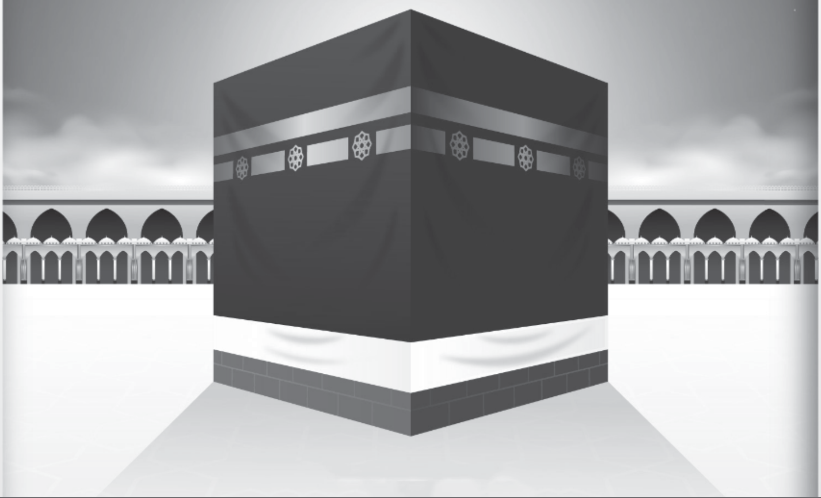

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

© حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب	:	عمرہ کا آسان طریقہ اور عقیدہ کے کچھ اہم مسائل
تالیف	:	مختار احمد محمدی مدنی حفظہ اللہ (الجبیل ،سعودی عرب)
سنہ اشاعت	:	محرم الحرام ۱۴۴۷ھ مطابق جولائی ۲۰۲۵ء
تعداد	:	دو ہزار
ایڈیشن	:	اول
صفحات	:	48
قیمت	:	
طباعت	:	A1 گرافکس اسٹوڈیو | 9819189965-91+
ناشر	:	شعبۂ نشر واشاعت ،صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

ملنے کے پتے:

✧ دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی، 14 – 15 ،چوناوالا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو،
ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی – 400070 فون: 9892255244

✧ جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ، بھیونڈی: 26526 / 225071

✧ مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ، بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینۃ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ،
کھیڈ، ضلع: رتناگری – 415709، فون: 02356-264455

فہرست مضامین

موضوعات ومضامین	صفحہ نمبر
فہرست مضامین	3
عرض ناشر	4
عرض مولف	6
عمرہ: معنیٰ ومفہوم، فضیلت اور ارکان وواجبات	7
احرام باندھنے کا طریقہ	9
ممنوعاتِ احرام	11
کعبہ شریف کا طواف	14
صفا ومروہ کی سعی	17
حلق یا قصر	20
مدینہ طیبہ کی زیارت	21
قرآن وسنت سے کچھ منتخب دعائیں	31
صلاۃِ جنازہ کا طریقہ	33
عقیدہ سے متعلق کچھ اہم مسائل	35

عرض ناشر

خانۂ کعبہ کا عمرہ اور اس کی زیارت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان عبادت ہے۔ کتاب وسنت میں اس کی تاکید وترغیب وارد ہے نیز سنت میں اس کے عظیم فضائل آئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجاج کے ساتھ عمرہ کرنے والوں کو بھی اللہ کا وفد قرار دیا ہے، ارشاد ہے:

"الحُجَّاجُ والْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ، دَعَاهُمْ فَأَجَابُوْهُ، وَسَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ"

"حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد میں، انہیں اللہ نے بلایا تو قبول کرلیا اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے انہیں عطا کیا"۔ [صحیح الجامع: ۳۱۷۱، ۴۱۷۱، والصحیحۃ: ۱۸۲۰]

عمرہ گناہوں کی معافی اور سیئات کے کفارہ کا بہترین ذریعہ ہے، ارشاد نبوی ہے:

"العُمْرَةُ إِلَى العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا". [بخاری: ۱۷۷۳، مسلم: ۱۳۴۹]

"عمرہ سے عمرہ درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے"۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلسل حج وعمرہ کرنے کا حکم دے کر گناہوں کے مٹانے کی خبر دی ہے، ارشاد ہے:

"تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ الْمُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ"[ابن ماجہ: ۲۸۸۷ وغیرہ، الصحیحہ: ۱۲۰۰، وصحیح الجامع: ۲۸۹۹]

"یکے بعد دیگرے (مسلسل) حج اور عمرہ کرو، کیونکہ ایسا کرنا محتاجگی اور گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے"۔

بعض روایات میں "أَدِيمُوا" (ہمیشہ کرو) کے الفاظ آئے ہیں۔ [دیکھئے: معجم اوسط: ۳۸۱۴، ۴۹۷۷، صحیح الجامع: ۲۵۳، والصحیحہ: ۱۱۸۵]

ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کا اجر وثواب مشقت وتکان اور اخراجات کے بقدر قرار دیا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُن کے عمرۂ تنعیم کے موقع پر فرمایا:

"لَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ، أَوْ قَدْرِ نَفَقَتِكِ". [بخاری: ۱۷۸۷، ومسلم: ۱۲۱۱]

''یہ عمرہ تمہاری تکان ومشقت یا تمہارے اخراجات کے بقدر ہے''۔
اتنا ہی نہیں بلکہ ماہ رمضان میں عمرہ کو حج کے برابر قرار دیا ہے، ارشاد فرمایا:
''عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً''.[ابن ماجہ:۲۹۹۱،۲۹۹۲،صحیح الجامع:۴۰۹۷]
اور بعض روایات میں فرمایا:
''حَجَّةً مَعِي''(میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے)۔[بخاری:۱۸۶۳]
ہم اللہ کے بندے ہر پل نیکیوں کے حصول اور گناہوں کی معافی کے محتاج ہیں۔صاحب استطاعت کے لئے عمرہ اس کا بہترین ذریعہ ہے۔ البتہ اس کی ادائیگی اور قبولیت اخلاص اور سنت کی موافقت پر موقوف ہے، لہٰذا اس کے مسنون طریقے کا علم ہونا ضروری ہے۔
زیر نظر رسالہ **''عمرہ کا آسان طریقہ اور عقیدہ کے کچھ اہم مسائل''** الجبیل سعودی عرب کے ممتاز داعی شیخ مختار احمد مدنی رحفظہ اللہ کی تالیف لطیف ہے ۔ یہ رسالہ اختصار کے ساتھ عمرہ اور زیارت کے بنیادی احکام ومسائل نیز عقیدہ کے اہم مسائل کا جامع ہے۔ہم محترم موصوف کی اس کاوش پر ان کے بے حد شکر گزار ہیں، جزاہ اللہ خیرا وتقبل جھودہ ومساعیہ۔
اس رسالہ کی اشاعت پر میں اللہ کے فضل واحسان کے بعد صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی کے امیر محترم فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی رحفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے سال بھر عمرہ کے سدابہار موسم میں مسلمانوں کی رہنمائی کی خاطر اس رسالہ کی طباعت واشاعت کی موافقت اور اس کی توجیہ فرمائی، فجزاہ اللہ خیراً۔
دعا ہے کہ اللہ تعالی اس رسالہ کے مولف، ناشر اور تمام معاونین کو جزائے خیر سے نوازے اور اسے معتمرین اور زائرین کے لئے مفید بنائے، آمین۔ وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد۔
۱۰رجولائی ۲۰۲۵ء۔ممبئی

ابوعبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ مدنی
(شعبۂ نشر واشاعت صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)
(inayatullahmadni@gmail.com)

عرض مولف

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَ بَعْدُ:

یہ کتابچہ عمرہ کے طریقہ اور عقیدہ کے کچھ اہم مسائل پر مشتمل ہے چونکہ مکہ مکرمہ توحید وسنت کا سرچشمہ اور مرکزِ رشد وہدایت ہے۔ ایک شخص جب اس کی زیارت کے لئے رختِ سفر باندھتا ہے تو اس کے دل میں بڑی امنگیں ہوتی ہیں، وہ بہت کچھ دین کے بارے میں سیکھنا اور اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے، دورانِ سفر تقویٰ اور نیکی کا بھی کافی جذبہ رہتا ہے اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اسلام میں سب سے زیادہ جس چیز کو اہمیت حاصل ہے وہ توحیدِ خالص ہے، اس کے بغیر کوئی بھی عمل قابلِ قبول نہیں ہے، اسی کی مناسبت سے عقیدہ کے کچھ اہم مسائل، کتاب وسنت سے کچھ منتخب دعائیں اور ضرورت کے پیشِ نظر صلوٰۃِ جنازہ کا طریقہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت بخشے اور ہماری اصلاح فرمائے آمین ثم آمین۔

مؤلف

عمرہ: معنیٰ ومفہوم، فضیلت اور ارکان وواجبات

عمرہ کا مطلب:

احرام کی حالت میں بیت اللہ کا طواف، صفا ومروہ کی سعی اور پھر بال منڈانے یا کٹانے کے ارادہ سے بیت اللہ کی زیارت کا نام عمرہ ہے۔

عمرہ کی فضیلت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔'' [بخاری ومسلم]

عمرہ کے ارکان وواجبات:

عمرہ کے تین ارکان ہیں:

۱۔احرام یعنی دل میں عمرہ کا ارادہ کرنا اور ''لَبَّیْکَ عُمْرَۃً'' کہہ کر عمرہ کی عبادت میں داخل ہونا۔

۲۔بیت اللہ کا طواف۔

۳۔صفا ومروہ کی سعی۔

اور واجبات صرف دو ہیں:

۱۔باہر سے آنے والوں کا میقات سے اور مکہ والوں کا حدودِ حرم سے باہر جا کر دل سے ''لبیک عمرۃ'' کہہ کر عمرہ کی عبادت میں داخل ہونے کا عزم کرنا۔

۲۔حلق یا قصر کروانا۔

وضاحت:

رکن چھوٹنے سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے جبکہ واجب چھوٹنے سے دم دینا پڑتا ہے یعنی مکہ مکرمہ میں ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت وہاں کے فقراء ومساکین میں تقسیم کرنا ہوتا ہے۔

میقات کا بیان:

عمرہ یا حج کے لئے باہر سے آنے والوں کے لئے درج ذیل پانچ مواقیت ہیں:

۱۔اہل مدینہ اور اس راستہ سے آنے والوں کے لئے: **ذُو الْحُلَيْفَةِ۔**

۲۔ اہل شام، مصر، لیبیا، مغرب، جزائر اور اس راستہ سے آنے والوں کے لئے **الْجُحْفَة۔**

۳۔اہل نجد، ریاض، دمام، بحرین، کویت اور اس راستہ سے آنے والوں کے لئے **قَرْنُ الْمَنَازِلِ** نیا نام: **السیل الکبیر۔**

۴۔اہل یمن اور اس راستہ سے جیسے پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش، سری لنکا وغیرہ سے آنے والوں کے لئے **يَلَمْلَمْ** نیا نام: **سعديه۔**

۵۔اہل عراق اور اس راستہ سے آنے والوں کے لئے: **ذَاتُ عِرْقٍ۔**

احرام باندھنے کا طریقہ

میقات پر پہنچ کر غسل کریں، غسل کے بعد اگر میسر ہو تو مرد حضرات جسم پر خوشبو لگائیں احرام کے کپڑوں میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔ مرد کا احرام دو سفید چادریں (تہبند و چادر) ہیں، جبکہ خواتین کا احرام روز مرہ کا لباس ہی ہے، احرام کی کوئی صلوٰۃ سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے غسل کے بعد کوئی صلوٰۃ نہ پڑھیں، ہاں اگر کسی فرض صلوٰۃ کا وقت ہے تو وہ صلوٰۃ پڑھنا ضروری ہے۔

اگر خود اپنی طرف سے عمرہ کا ارادہ ہے تو یہ کہیں: "لَبَّيْكَ عُمْرَةً" یا: "اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً"، اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ کا ارادہ ہے خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کا نام لیں، احرام کے وقت اضطباع یعنی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا درست نہیں ہے وہ صرف طوافِ قدوم (یعنی پہلے طواف) میں مسنون ہے۔ احرام باندھنے کے بعد باآوازِ بلند کثرت سے تلبیہ پکاریں۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

"لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ".

"اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، ہر طرح کی حمد و نعمتیں تیری ہیں اور تیری ہی بادشاہت ہے تیرا کوئی شریک نہیں"۔

عورت خاموشی کے ساتھ تلبیہ پکارے۔ اگر کسی کو بیماری یا کسی وجہ سے عمرہ پورا نہ کرنے کا اندیشہ ہو اور احرام باندھتے وقت یہ شرط لگالے کہ "جہاں مجھے روک دیا جائے گا میں وہیں احرام کھول دوں گا"، یعنی یہ کہے: "اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي" یعنی: اے

اللہ جہاں تو نے مجھے روک دیا وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہے۔ تو ایسے شخص پر عمرہ ادا کرنے سے قبل احرام کا کپڑا کھولنے پر کوئی فدیہ و دم نہیں ہے۔

اگر کسی کے ساتھ بچے ہیں اور انہیں بھی عمرہ کرانا چاہتا ہے تو اس صورت میں اگر بچہ ہے اور تمیز و شعور کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو بچہ خود عمرہ کا ارادہ کرے اور ”**لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ عُمْرَةً**“ کہے اور لباسِ احرام پہن لے اور اگر بچہ تمیز کی عمر کو نہیں پہنچا ہے تو سرپرست اس کو عمرہ کرانے کا ارادہ کرے۔ اگر لڑکا ہے تو اس کے کپڑے اتار کر احرام کی دو چادریں پہنا دے۔ بچے ان تمام ممنوعاتِ احرام سے دور رہیں گے جن سے ان کا سرپرست دور رہتا ہے، لیکن بچہ اگر کسی ممنوع چیز کا ارتکاب جان بوجھ کر یا بھول کر کر بیٹھے تو کوئی فدیہ نہیں ہے۔

❁❁❁

ممنوعاتِ احرام

میقات پر احرام باندھنے کے بعد جو کام ممنوع وحرام ہیں ان کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

وہ امور جو مرد وزن دونوں کے لئے ممنوع ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ بلا عذر جسم کے کسی بھی حصہ سے بال کاٹنا یا اکھیڑنا۔

۲۔ بلا عذر ہاتھ یا پیر کے ناخن تراشنا۔

۳۔ جسم یا احرام کے کپڑوں میں خوشبو لگانا۔

۴۔ خشکی کا شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا۔

۵۔ نکاح کرنا، کروانا یا شادی کا پیغام بھیجنا۔

۶۔ جماع (بیوی سے ہمبستری)۔

دوسری قسم:

وہ امور جو صرف مردوں پر حرام ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ سر یا چہرہ کو ٹوپی، پگڑی، رومال وغیرہ سے ڈھانکنا۔

۲۔ ستر پوشی کے لئے سائز کے مطابق سلے ہوئے کپڑے پہننا؛ البتہ ایسی چیزوں کا استعمال جائز ہے جسے سائز کے مطابق نہ سلا گیا ہو جیسے سلا ہوا بیلٹ یا پٹے والی گھڑی یا پٹے والی چپل وغیرہ۔

تیسری قسم:

جو صرف عورتوں پر حرام ہے وہ دو چیزیں ہیں:

۱۔نقاب پہننا ۲۔دستانہ پہننا۔

وضاحت: نقاب سے مراد وہ کپڑا ہے جسے عورت اپنا چہرہ ڈھانکنے اور چھپانے کیلئے استعمال کرتی ہے اور اس میں دونوں آنکھیں کھلی رہتی ہیں یا ان کیلئے سوراخ رہتا ہے۔عورت کیلئے ایسے کپڑے کا استعمال منع ہے البتہ اجنبی مردوں کے سامنے چہرے کو دوپٹہ یا بڑی چادر وغیرہ سے ڈھانکنا ضروری ہے اور اگر کپڑا چہرہ کو مس کر رہا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب کی تین صورتیں ہیں:

۱۔بلا عذر کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرنا:

اس صورت میں گناہ بھی ہے ساتھ ہی ساتھ فدیہ بھی ہے۔

۲۔حاجت وضرورت کے تحت کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرنا:

مثلاً مرض کی وجہ سے سر منڈوانا یا سخت سردی سے حفاظت کیلئے سلے ہوئے کپڑے پہننا، ایسا کرنا جائز ہے البتہ فدیہ دینا ہوگا۔

۳۔لاعلمی، بھول چوک یا کسی کی زبردستی کی وجہ سے کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرنا:

اس صورت میں نہ گناہ ہے اور نہ ہی فدیہ، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَـٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ [الاحزاب:۵]

''بھول چوک پر کوئی گناہ نہیں ہے گناہ اس میں ہے جو تم جان بوجھ کر کرو''۔

ایسے شخص کو یاد آجانے یا بتانے کے بعد فوراً اس کام سے باز آجانا چاہئے، اگر سستی یا اصرار کرتا ہے تو اسے فدیہ دینا ضروری ہوجائے گا۔

فدیہ کی مقدار:

حاجی یا عمرہ کرنے والا ممنوعاتِ احرام میں سے جان بوجھ کر اگر کسی کا ارتکاب کرتا ہے تو

اسے ان تین چیزوں میں سے کوئی ایک کرنا ضروری ہے:

(۱) حدودِ حرم میں جانور ذبح کر کے اس کا گوشت وہاں کے فقراء ومساکین میں تقسیم کرے۔ واضح رہے کہ خود اس کیلئے یا اس کے دوست احباب کیلئے یہ گوشت کھانا جائز نہ ہوگا۔

(۲) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو چھ مسکینوں کو ایک وقت کا کھانا کھلائے۔

(۳) اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو تین دن کے صوم (روزہ) رکھے۔ ناغہ کر کے رکھے یا لگاتار دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کعبہ شریف کا طواف

مسجد حرام میں داخل ہونے سے قبل تلبیہ بند کر دیں، پہلے دایاں پاؤں داخل کریں اور یہ دعا پڑھیں:

”أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“.

”میں مردود شیطان سے اللہ عظیم، اس کے کریم چہرے اور قدیم سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں، اللہ کے نام سے اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے ہمارے لئے کھول دے“۔

اور جب مسجد سے نکلیں تو بایاں پاؤں نکالیں اور یہ دعا پڑھیں:

”بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“.

”اللہ کے نام سے اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں“۔

طواف کے لئے وضوء شرط ہے اس لئے وضوء کرلیں، اب مرد حضرات اضطباع کریں یعنی داہنا کندھا کھول لیں۔ طواف کی ابتدا حجرِ اسود سے ہوتی ہے، اگر بآسانی ممکن ہو تو اسے بوسہ دے کر طواف شروع کریں۔ بوسہ کے وقت **”بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ“** یا صرف **”اللَّهُ أَكْبَرُ“** کہیں۔ اگر بوسہ دینے میں مشقت ہو تو اسے ہاتھ سے چھوئیں پھر

اسے چوم لیں۔ اگر اس میں بھی مشقت ہو تو صرف اپنے داہنے ہاتھ سے اس کی طرف ایک بار اشارہ کریں اور "بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ" کہیں لیکن ہاتھ کو نہ چومیں۔ پھر طواف شروع کر دیں اسی طرح سات چکر لگائیں، ہر چکر کی ابتدا و اختتام حجرِ اسود پر ہوگا۔ طواف کی کوئی زبانی نیت نہیں ہے۔ جب رکنِ یمانی کے پاس پہنچیں تو اگر اژدحام نہ ہو تو صرف داہنے ہاتھ سے اسے چھوئیں لیکن بوسہ نہ دیں اور نہ ہی ہاتھ کو چومیں، اور اگر اس کا چھونا مشکل ہو تو اپنا طواف جاری رکھیں اس کی طرف اشارہ کرنا یا چلتے ہوئے اللہ اکبر کہنا درست نہیں ہے۔ البتہ ہر چکر میں جب جب حجرِ اسود سے گذر ہو اسے چومیں یا داہنے ہاتھ سے اس کی طرف ایک بار اشارہ کریں اور اللہ اکبر کہیں۔ طواف کے دوران زیادہ سے زیادہ ذکر و اذکار اور دعاؤں میں مشغول رہیں لیکن پست آواز میں تا کہ لوگوں کو تشویش نہ ہو، طواف میں ہر چکر کی الگ الگ مخصوص دعاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد نہیں ہے اس لئے جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں وہ پڑھیں، یا اپنی زبان میں دعاء کریں اور اللہ سے مانگیں، قرآن کی تلاوت بہترین عبادت ہے۔ اگر دورانِ طواف صلوٰۃ شروع ہو جائے تو کندھا ڈھانک کر جماعت میں شامل ہو جائیں پھر اسی جگہ سے طواف شروع کر دیں۔ طواف کے دوران ضرورت پر پانی پینے یا تھوڑی دیر آرام کرنے یا طواف کے لئے پہلے منزلہ سے گراؤنڈ فلور پر آنے یا اس کے برعکس کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ طواف کے چکروں میں اگر شک ہو جائے تو جس عدد پر یقین ہو اس پر عمل کریں۔ طواف کے ہر چکر میں رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

﴿رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی (اعمالِ خیر کی توفیق) دے اور آخرت

میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ جہنم سے نجات دے“۔

دورانِ طواف (ضروری) گفتگو کر سکتے ہیں۔

طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر گنجائش و آسانی ہو تو صرف مردوں کے لئے رمل کرنا یعنی تیز تیز اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا مستحب ہے۔ جب سات چکر پورے ہو جائیں تو داہنا کندھا ڈھانک لیں اور مقامِ ابراہیم کے پاس جائیں جہاں یہ پڑھنا مسنون ہے:

﴿وَٱتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبۡرَٰهِـۧمَ مُصَلًّىۖ﴾ [البقرۃ:۱۲۵]

”اور مقامِ ابراہیم کو مصلی (جائے صلوٰۃ) بنا لو“۔

وہاں صرف دو رکعت ادا کریں، اگر جگہ نہیں ملتی ہے تو مسجد حرام کے کسی بھی حصہ میں پڑھ لیں۔ پہلی رکعت میں ”سورۃُ الکافرون“ اور دوسری میں ”سورۃُ الإخلاص“ پڑھیں۔ اس کے بعد زمزم کے پاس جائیں اسے خوب سیر ہو کر پئیں اور سر اور جسم پر ڈالیں۔

صفا و مروہ کی سعی

طواف کے بعد سعی کے لئے صفا پہاڑی پر جائیں اور جب اس کے قریب ہوں تو قرآن کی یہ آیت پڑھنا مسنون ہے:

﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ [سورة البقرة:١٥٨]

”صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لئے بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والوں کا اللہ قدر دان اور انہیں خوب جاننے والا ہے“۔

اور یہ بھی کہنا سنت ہے: ”أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ“ یعنی اسی (پہاڑی) سے (سعی) شروع کر رہا ہوں جس سے اللہ نے (قرآن مجید میں) شروع کیا ہے۔ صفا پہاڑی پر اتنا چڑھیں کہ کعبہ نظر آجائے لیکن کوشش کے باوجود اگر نظر نہ آئے تو کوئی حرج نہیں ہے، وہاں قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں:

”اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ“ (تین بار)۔

”اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں ہے وہ تنہا ہے اس کا کوئی

شریک نہیں اسی کی بادشاہت اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی''۔

اس کے علاوہ جتنی چاہیں دعائیں مانگیں۔ دعا کے بعد کبھی بھی ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ دعا کے بعد صفا پہاڑی سے اتریں اور مروہ پہاڑی کی طرف چلنا شروع کر دیں۔ مرد کے لئے سبز ستونوں کے دوران تیز چلنا مسنون ہے لیکن کسی کو ایذاء اور تکلیف نہ پہنچائیں۔ جب مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو وہاں بھی وہی دعا کریں جو صفا پہاڑی پر کی تھی البتہ اس آیت: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ... ﴾ کی تلاوت نہ کریں جو صفا پہاڑی پر چڑھتے ہوئے کی تھی، اس وقت مروہ پہاڑی سے کعبہ مشرفہ کا دیدار بیحد مشکل ہے اس لئے صرف قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرنا ہی کافی ہے۔

پھر مروہ سے صفا پہاڑی کی طرف واپس لوٹیں، راستہ میں سبز ستونوں کے دوران تیز چلیں، جو دعا مروہ پہاڑی پر کی تھی صفا پہاڑی پر پہنچ کر کریں، یہ دوسرا چکر شمار ہوگا، اس طرح سات چکر لگائیں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی جانا ایک چکر شمار ہوتا ہے، ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ دورانِ سعی ذکر واذکار، تسبیح وتحمید بکثرت کرتے رہیں۔ سعی کی کوئی مخصوص دعا آپ ﷺ سے وارد نہیں ہے اس لئے جو دعا کرنا چاہیں کریں، یہ دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے:

''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ''.

''اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما تو بہت ہی زیادہ عزیز اور کریم ہے''۔

دوسرے یا تیسرے منزلہ سے سعی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ دورانِ سعی صلوٰۃ

یا پانی کی ضرورت پر سعی کا سلسلہ منقطع کیا جا سکتا ہے پھر وہیں سے شروع کریں جہاں منقطع کیا تھا، سعی کے مکمل ہونے پر کوئی صلوٰۃ نہیں ہے، دورانِ سعی (ضروری) گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر کسی عورت کو طواف کے بعد حیض یا نفاس کا خون آجائے تو سعی کر سکتی ہے کیونکہ سعی کے لئے طہارت شرط نہیں ہے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا:
''کہ تم بیت اللہ کے طواف کے سوا ہر وہ کام کرو جو حاجی کرتا ہے۔'' [بخاری ومسلم]

البتہ احتیاط کے طور پر اگر پاک ہونے تک انتظار کرے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس وقت صفا و مروہ کی پہاڑیاں مسجد حرام میں داخل ہو چکی ہیں اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تھا اس وقت دونوں پہاڑیاں مسجد حرام سے بالکل الگ تھلگ تھیں۔

حلق یا قصر

جب سعی سے فارغ ہو جائیں تو مرد حضرات پورے سر کے بال منڈا لیں یہی افضل ہے یا پورے سر کے بال کٹوالیں۔ عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پور کے برابر بال کاٹے گی۔ اس طرح عمرہ مکمل ہو گیا احرام کی بندشیں ختم ہو گئیں، اب آپ احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے زیبِ تن کر سکتے ہیں۔ مکہ مکرمہ سے نکلتے وقت عمرہ میں بیت اللہ کا طوافِ وداع کرنا مسنون نہیں ہے۔

کچھ ضروری وضاحتیں:

۱۔ کعبہ کے در و دیوار، اس کے غلاف، روضہ کے ستونوں اور قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جالیوں کو تبرک کی نیت سے چومنا چاٹنا حرام ہے۔

۲۔ کچھ لوگ حلق یا قصر کی بجائے سر کے اگلے و پچھلے حصے سے تین چار جگہ سے قینچی سے بال کٹوا لیتے ہیں، ایسا کرنا حلال ہونے کے لئے کافی نہیں ہے، پورے سر کے بال کٹوانا ضروری ہے۔

۳۔ مسجدِ عائشہ جا کر اپنی یا رشتہ داروں کی طرف سے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ احرام باندھ کر بار بار عمرہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام نے۔ اگر یہ کارِ ثواب ہوتا تو وہ ضرور ایسا کرتے، کیونکہ وہ ہم سے زیادہ خیر کے متلاشی و حریص تھے۔

۴۔ کسی کی طرف سے طواف کرنا خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ جائز نہیں ہے۔

مدینہ طیبہ کی زیارت

مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک شہر، نزول وحی اور مہاجرین وانصار کا مسکن وماوی ہے وہیں سے نور ہدایت کی کرن ساری دنیا میں پھیلی، مدینہ، مکہ مکرمہ کے بعد پوری دنیا میں سب سے افضل شہر ہے جس کی واضح دلیل ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے کلمات ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم (اے مکہ) تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔[سنن ترمذی:۳۹۲۵،ابن ماجہ:۳۱۰۸]

مدینہ طیبہ کے چند فضائل

۱- مدینہ بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں مدینہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔[صحیح مسلم:۱۳۶۲]

روئے زمین پر یہی دو شہر ہیں جنہیں اللہ رب العالمین نے حرم ہونے کا شرف بخشا ہے، ان کے علاوہ پوری دنیا میں تیسرا کوئی حرم نہیں ہے، حرم مدینہ کی حدود عیر پہاڑ سے لے کر ثور پہاڑ تک، اور دونوں سیاہ پتھروں والے ٹیلوں کے درمیان والی جگہ ہے، ان حدود میں درختوں کا کاٹنا یا شکار کرنا منع ہے۔

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے: عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک مدینہ حرم ہے۔[مسلم:۱۳۷۰]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں دونوں سیاہ پتھروں والے ٹیلوں کے درمیان والی جگہ کو حرام قرار دیتا ہوں وہاں کے درختوں کو کاٹنا اور شکار کو قتل کرنا منع ہے۔[مسلم:۱۳۷۴]

۲۔ مدینہ میں طاعون کی بیماری کبھی نہیں پھیل سکتی اور نہ ہی وہاں دجال داخل ہوسکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مدینہ کے راستوں پر فرشتے مامور ہیں وہاں نہ طاعون پھیل سکتا ہے اور نہ ہی دجال داخل ہوسکتا ہے۔[بخاری:۱۸۸۰،مسلم ۱۳۷۹]

۳۔ مدینہ میں موت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جو شخص مدینہ میں مرسکتا ہو اسے ضرور مدینہ میں مرنا چاہیے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی سفارش کروں گا۔[سنن ترمذی:۳۹۱۷]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مدینہ کی مصیبتوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں اس کے لئے گواہی دوں گا یا اس کی سفارش کروں گا۔[صحیح مسلم: ۱۳۷۷]

۴۔ آخری وقت میں ایمان ساری دنیا سے سمٹ کر مدینہ میں پناہ لے گا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان مدینہ میں سمٹ کر اسی طرح واپس آجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔[بخاری:۱۸۷۶]

۵۔ مدینہ میں کسی بدعتی کو پناہ دینا لعنت کا باعث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک حرم مدینہ کی حدود ہیں جو یہاں بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ' فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت پڑتی ہے اور اللہ تعالی اس کی کوئی عبادت قبول نہیں فرماتا ہے۔[بخاری:۶۷۵۵،مسلم:۱۳۷۰]

۶۔ عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے جس میں زہر اور جادو کا علاج ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: عجوہ (کھجور) جنت کا پھل ہے اس میں زہر کا علاج ہے۔[سنن ترمذی وغیرہ، صحیح الجامع:۴۱۲۶]

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ہر روز صبح سات عدد عجوہ کھجور کھائے اسے اس روز زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔[بخاری:

۵۴۴۵]

۷۔ اللہ رب العالمین نے مکہ سے دوگنی برکت مدینہ میں رکھی ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت رکھ دے۔[بخاری:۱۸۸۵]

زیارت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند آداب

1- مسجد نبوی کی زیارت کا حج یا عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر کوئی شخص مسجد نبوی کی زیارت کے بغیر اپنے شہر یا ملک واپس چلا آئے تو صرف اس وجہ سے اس کے حج یا عمرہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

2- مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے سوا کسی دوسری مسجد کا سفر بغرض اجر وثواب جائز نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا سفر (بغرض اجر وثواب) نہ اختیار کیا جائے مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی۔[بخاری:۱۱۸۹ومسلم: ۱۳۹۷]

جب مذکورہ تین مساجد کے سوا کسی دوسری مسجد کا سفر بغرض اجر وثواب جائز نہیں ہے تو زیارت قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت سے مدینہ کا سفر ہرگز جائز نہیں ہوگا، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے سفر جائز نہیں تو آستانوں، مزاروں اور درگاہوں کا سفر کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

3- مسجد نبوی کی زیارت ہر وقت مستحب ہے اس کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔

4- قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت، مسجد قباء کی طرح مسجد نبوی کی زیارت کے تابع ہے، زیارت قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت سے سفر کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح خلاف ورزی ہے، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی قبروں کی زیارت مسنون

ہے۔

5- مسجد حرام میں ایک صلاۃ کا ثواب ایک لاکھ، مسجد نبوی میں ایک ہزار اور مسجد اقصی میں ڈھائی سو کے برابر ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میری مسجد میں ایک صلاۃ مسجد حرام کے سوا باقی مساجد کے مقابلہ میں ایک ہزار گنا زیادہ ہے۔[صحیح بخاری: ۳/ ۶۳]

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک صلاۃ مسجد حرام کے سوا باقی مساجد کے مقابلہ میں ایک ہزار گنا زیادہ ہے اور مسجد حرام میں ایک صلاۃ باقی تمام مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔[صحیح ابن ماجہ: ۱/ ۲۳۶، وإرواء الغليل: ۴/ ۳۴۱]

ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہے یا بیت المقدس؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد میں ایک صلاۃ بیت المقدس میں چار صلاتوں سے افضل ہے، اور وہ کتنی بہترین مسجد ہے، اور ایسا وقت ضرور آئے گا کہ وہاں گھوڑے کی زین کے برابر کی زمین جہاں سے بیت المقدس نظر آجائے آدمی کے لئے پوری دنیا سے بہتر ہوگی، راوی کہتے ہیں: یا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا: کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی۔[مستدرک حاکم: ۴/ ۵۰۹، طحاوی فی مشکل الآثار: ۱/ ۲۴۸]

امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حاکم نے اس کی تخریج وتصحیح کی ہے اور ذہبی نے موافقت کی ہے، اور اس حدیث کا وہی درجہ ہے جو ان دونوں نے بیان کیا، مزید فرماتے ہیں: رہی یہ حدیث کہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ کا ثواب ہزار صلاۃ کے برابر ہے تو یہ منکر ہے جیسا کہ ذہبی نے کہا۔[تمام المنۃ: ص ۲۹۴]

اسی طرح یہ حدیث کہ: مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ، میری مسجد میں ایک ہزار اور بیت المقدس میں پانچ سو کے برابر ہے ثابت نہیں ہے محدثین نے اس کی تضعیف کی ہے۔[ملاحظہ ہو القول المبین للشیخ مشہور حسن سلمان: ص: ۲۶۲-۲۶۳]

6-عام مسجدوں کی طرح مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت داہنا اور نکلتے وقت بایاں پیر نکالیں، داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: "**اَللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ**" اے اللہ تو ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب نکلیں تو یہ کہیں: "**اللَّهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ**" اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طلبگار ہوں۔ مزید یہ دعا پڑھیں تو اور بہتر ہے: "**أَعُوْذُ بِاللَّهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ. اَللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ**". [أبوداود، ابن السنی، مسلم]

7- داخل ہونے کے بعد عام مساجد کی طرح پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد (نبوی) میں داخل ہوا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے میں بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کس چیز نے تمہیں روکا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھتے دیکھا (اس لئے میں بھی بیٹھ گیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ [بخاری: ۴۴۴، ۱۱۶۳، مسلم: ۱۷۱۴]

اگر روضۃ الجنۃ میں صلاۃ پڑھنے کا موقعہ مل جائے تو زیادہ افضل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ [بخاری: ۱۱۸۸، مسلم: ۱۳۹۱]

البتہ فرض صلاتوں کے لئے پہلی صف کا اہتمام کرنا زیادہ باعث اجر وثواب ہے، روضہ میں صلاۃ پڑھنے کے لئے ایذا رسانی اور مزاحمت ہرگز طور پر درست نہیں ہے۔

اہم تنبیہ: روضہ سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر یعنی حجرہ عائشہ اور آپ کے منبر کے درمیان والی جگہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ کو روضہ قرار دیا

ہے نہ کہ اپنے گھر کو، جبکہ آپ ﷺ کی قبر مبارک حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے، اس لئے آپ ﷺ کی قبر کو روضہ کہنا درست نہیں ہے، بلکہ حدیث رسول ﷺ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

8- صلاۃ ادا کرنے کے بعد قبر رسول اکرم ﷺ کی زیارت مستحب ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ قبر مبارک کے سامنے با ادب کھڑے ہو کر آہستگی سے السلام علیک یا رسول اللہ کہیں، نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے جب واپس آتے (تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد) قبر پر حاضر ہوتے اور یہ کہتے: السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا ابا بکر، السلام علیک یا ابتاہ۔ [سنن بیہقی]

آپ ﷺ پر سلام کے لئے تشہد کے یہ الفاظ "**السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ**" کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی قبر مبارک پر صلاۃ کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سر جھکانا، قبر کی طرف سجدہ کرنا یا تلاوت و اذکار کے لئے بیٹھنا، قبلہ کی بجائے قبر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا یا صلاۃ پڑھنا، جالیوں کو ازراہ تبرک چھونا پھر جسم پر ملنا یا ان میں خط پھینکنا یہ سب ناجائز و ممنوع امور ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا، ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔ [مؤطا امام مالک، مسند احمد، وصححہ الألبانی فی فقہ السیرۃ ص: ۵۳، تحذیر الساجد ص: ۱۷]

ہر صلاۃ کے بعد درود و سلام کے لئے قبر رسول ﷺ پر حاضری کا اہتمام کرنا اور وہاں دیر تک کھڑے رہنا درست نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں سنن و نوافل ادا کیا کرو) اور میری قبر کو میلہ نہ بناؤ مجھ پر تم جہاں سے بھی درود بھیجو گے مجھے پہنچ

جائے گا۔[صحیح ابوداود:۱/ ۳۸۳]

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ میری روح کو لوٹا دیتا ہے تاکہ اس کے سلام کا جواب دوں۔[صحیح ابوداود:۱/ ۳۸۳]

آپ ﷺ فرماتے ہیں: زمین میں اللہ کے سیاحین (گشتی) فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔[صحیح نسائی:۱/ ۲۷۴]

حصول برکت کے لئے حجرہ کی درودیوار، روضہ کے ستون چھونا یا سینے سے لگانا، آپ ﷺ کا وسیلہ لے کر گناہوں کی مغفرت کے لئے اللہ سے دعا کرنا ناجائز وحرام امور ہیں، آپ ﷺ کو حاجت براری کے لئے پکارنا، شفاء اور اولاد طلب کرنا شرک ہے، اللہ کو چھوڑ کسی بھی ذات کو پکارنا شرک اکبر ہے جس کی مغفرت کبھی بھی نہیں ہوسکتی، اللہ تمام مسلمانوں کو شرک سے محفوظ رکھے۔

9- آپ ﷺ پر درودو سلام پڑھنے کے بعد تھوڑا آگے بڑھیں خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام کریں، پھر تھوڑا آگے بڑھیں اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام کریں، اس طرح آپ کی زیارت مکمل ہوگئی' وہاں کھڑے ہو کر بھیڑ بھاڑ کا سبب نہ بنیں۔

10- مدینہ رسول ﷺ پہنچنے کے بعد مسجد قباء کی زیارت مسنون ہے، آپ ﷺ کبھی پیدل تو کبھی سوار ہو کر مسجد قباء آتے اور دو رکعت پڑھتے۔[بخاری:۱۱۹۴، مسلم:۱۳۹۹]

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور مسجد قباء آکر دو رکعت صلاۃ ادا کرے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔[صحیح نسائی:۱/ ۱۵۰، صحیح ابن ماجہ:۱/ ۲۳۷]

مسجد قباء کے سوا مدینہ کی باقی مساجد کی زیارت سنت سے ثابت نہیں ہے اس لئے احتراز کریں۔

11- بقیع اور شہدائے احد کی قبروں کی زیارت مسنون ہے آپ ﷺ ان کی زیارت

کیا کرتے تھے نیز آپ نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ آخرت یاد دلاتی ہیں۔[مسلم،ابوداود:۲۶۳۶]

قبرستان کی زیارت کے وقت یہ الفاظ کہیں:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاء اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ".

''اس گھر میں رہنے والے اے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، اللہ پہلے جانے والوں اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے، ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کے طلبگار ہیں''۔[مسلم: ۹۷۴-۹۷۵]

یہ دعا پڑھنے کے بعد واپس چلے آئیں، یاد رہے کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

تنبیہ: قبروں کی زیارت کا مقصد موت و آخرت کی یاد ہے، وفات شدہ لوگوں کے لئے اللہ رب العالمین سے رحمت و عافیت اور سلامتی کی دعا کرنا اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ہے، قبروں کی زیارت کا شرعی طریقہ یہی ہے، جو بیان کیا گیا ہے' قبروں کے پاس کھڑے ہو کر دیر تک دعا کرنا، وہاں قرآن کی تلاوت کرنا، یا کچھ مخصوص سورتوں یا آیتوں کی تلاوت کرنا، قبروں کی زیارت کے لئے کوئی دن یا گھڑی مخصوص کر دینا، وہاں صلاۃ پڑھنا، قبروں پر پھول مالا چڑھانا، یا اجر و ثواب کی نیت سے ان جگہوں کی زیارت کرنا جن کی زیارت پر احادیث میں کسی بھی قسم کے اجر کا ذکر نہیں ہے یہ سب ناجائز و بدعت ہیں، البتہ یہ واضح رہے کہ قبروں کے پاس کئے جانے والے کچھ امور ایسے ہوتے ہیں جو شرک ہوتے ہیں

جیسے مردوں کو پکارنا، ان کے جاہ و مرتبہ کا وسیلہ لے کر اللہ سے مانگنا، ان سے مدد طلب کرنا، شفا یابی کی دعا کرنا اور اولاد طلب کرنا وغیرہ وغیرہ یہ وہی شرک ہے جس کو ختم کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی، اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے آمین۔

بدعات زیارت مدینہ:

۱۔قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے اپنے شہر سے مدینہ کا سفر کرنا۔

۲۔حجاج کرام کے ذریعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام بھیجنا۔

۳۔مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا ۔

۴۔مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے یا داخل ہوتے وقت مخصوص دعا پڑھنا۔

۵۔مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت صلاۃ پڑھنے کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کرنا۔

۶۔داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکا کر قبر کی زیارت کرنا۔

۷۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے وسیلہ سے دعا کرنا۔

۸۔روضہ کے ستونوں اور قبر کی جالیوں کو چومنا اور چھونے کے بعد جسم پر ملنا۔

۹۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بذریعہ جالی خطوط بھیجنا۔

۱۰۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پاس صلاۃ اور ذکر و تلاوت کے لئے بیٹھنا۔

۱۱۔ہر صلاۃ کے بعد قبر پر جا کر سلام پڑھنے کا اہتمام کرنا ۔

۱۲۔گنبد خضراء سے بارش کے وقت گرنے والے پانی سے تبرک حاصل کرنا، اسی طرح قبلہ رخ ہونے کے بجائے گنبد خضراء کی طرف رخ کر کے دعا کرنا۔

۱۳۔مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی جوتوں اور چپلوں کا نکال لینا اور ننگے پیر چلنا۔

۱۴۔فرض صلاتوں کے لئے اگلی صفوں کو چھوڑ کر روضہ میں عمداً صلاۃ ادا کرنا۔

۱۵۔یہ عقیدہ کہ دس دنوں تک مدینہ میں قیام نیز چالیس صلاتوں کو مسجد نبوی میں پڑھنا ضروری ہے۔

۱۶۔مسجد نبوی سے نکلتے وقت الٹے قدم نکلنا۔

۱۷۔قبر مبارک کی طرف منہ کر کے دعا کرنا۔

۱۸۔یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود وسلام کے لئے حاضر ہونے والوں کے احوال، اعمال اور نیتوں کو جانتے ہیں۔

۱۹۔یہ عقیدہ کہ قبر مبارک پر مانگی گئی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۲۰۔مکہ ومدینہ کی پہاڑیوں (جبل نور وغیرہ) پر بغرض اجر وثواب چڑھنا۔

۲۱۔ان جگہوں کی زیارت کرنا جن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے جیسے اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ' عثمان رضی اللہ عنہ کا کنواں، وغیرہ پھر برکت کے لئے وہاں کی مٹی لانا۔

اللہ تعالی ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرنے کی توفیق دے، آپ کی سنتوں پر قائم رکھے اور شرک وبدعات سے محفوظ رکھے آمین !!

قرآن وسنت سے کچھ منتخب دعائیں

۱۔﴿رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوبَنَا بَعۡدَ إِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحۡمَةًۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡوَهَّابُ﴾[آل عمران:۸]

”اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما یقیناً تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے“۔

۲۔﴿رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ﴾[الاعراف:۲۳]

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو نے ہمارے اوپر رحم نہ کیا اور ہمیں معاف نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے“۔

۳۔﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾

[الانبیاء:۸۷]

”تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں تیری ذات پاک ہے یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں“۔

۴۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ“.[بخاری ومسلم]

”اے اللہ میں عذابِ قبر، عذابِ جہنم، زندگی وموت اور مسیح دجال کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں“۔

۵۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى“.[مسلم]

’’اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں‘‘۔

٦- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَاب لَهَا“[صحیح مسلم:٢٧٢٢]

’’اے اللہ! میں بے فائدہ علم، خوف نہ کھانے والے دل، آسودہ نہ ہونے والے نفس اور قبول نہ ہونے والی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں‘‘۔

٧- ”اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَهْوَاءِ، وَالْأَسْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ“.

’’اے اللہ! مجھے بُرے اخلاق، نفسانی خواہشات، برائیوں اور بیماریوں سے دور رکھ‘‘۔

[صحیح ابن حبان:٩٦٠، صحیح الجامع:١٢٩٨]

صلاۃِ جنازہ کا طریقہ

۱۔ نیت: محض دل کے ارادہ کا نام ہے اس کو زبان سے ادا کرنا درست نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام میں سے کسی نے زبان سے نیت نہیں کی، نیت کی جگہ دل ہے نہ کہ زبان۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام و تابعین عظام صلوٰۃ کی شروعات تکبیرِ تحریمہ یعنی اللہ اکبر سے کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی زبان سے نیت نہیں کرنا چاہئے، نیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو یہ شعور رہے کہ کس صلوٰۃ کے لئے حاضر ہوئے ہیں، یہ شعور انسان کو خود بخود اسی وقت حاصل ہو جاتا ہے جب وہ صلوٰۃ کے لئے وضوء کرتا ہے اور پھر اس کے لئے مسجد کا رخ کرتا ہے۔ نہ صرف صلوٰۃ بلکہ کسی بھی عبادت کی نیت زبان سے ادا کرنا دین میں اضافہ اور بدعت ہے۔ احرام کے وقت جو الفاظ کہے جاتے ہیں وہ نیت نہیں عمرہ میں داخل ہونے کی دعاء ہے جیسے صلوٰۃ میں داخل ہونے کی دعا اللہ اکبر ہے، کھانے کی دعا بسم اللہ ہے لہٰذا اس سے کسی کو دھوکہ میں نہیں رہنا چاہئے۔

۲۔ دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کی لو تک اٹھائیں، اور سینے پر دونوں ہاتھ باندھ لیں، پھر **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** اور **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** پڑھیں پھر سورۃ فاتحہ پڑھیں: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٢ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝٣ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ۝٤ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝٥ ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ۝٦ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝٧﴾ آمین۔ اس کے بعد کوئی مختصر سورت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۳۔ اس کے بعد **"اللہ اکبر"** کہیں پھر تشہد میں پڑھا جانے والا یہ درود شریف پڑھیں:

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"۔

۴۔اس کے بعد "الله اکبر" کہیں پھر یہ دعا پڑھیں:

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ".

یا یہ دعا پڑھیں۔

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ".

۵۔(چوتھی تکبیر) دعا پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہیں پھر صرف داہنی طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیں، اس طرح صلوٰۃِ جنازہ مکمل ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے عمرہ اور تمام صالح اعمال کو قبول فرمائے اور ایمان پر قائم رکھے آمین۔

۞ ۞ ۞

عقیدہ سے متعلق کچھ اہم مسائل

برادرِ محترم! شرک سب سے عظیم جرم و گناہ ہے۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:

''کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' لوگوں نے کہا: ضرور اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔'' [بخاری و مسلم]

اللہ رب العالمین ہر گناہ معاف کر سکتا ہے لیکن شرک کی مغفرت کے لئے توبہ ضروری ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾ [النساء:۱۱۶]

''اللہ تعالیٰ شرک قطعاً نہ بخشے گا اس کے علاوہ دیگر گناہ جس کے چاہے معاف کر دیتا ہے''۔

شرکِ اکبر کا مرتکب دینِ اسلام سے خارج اور اگر اسی پر موت ہو جائے تو ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔

شرک کے چند نمونے جو مسلم ممالک میں بکثرت پائے جاتے ہیں ذیل کی سطروں میں ذکر کئے جا رہے ہیں:

۱۔ قبر پرستی اور اولیاء کو مدد کیلئے پکارنا اس عقیدہ کے ساتھ کہ وہ حاجتیں پوری کرتے ہیں جبکہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ﴾ [الاسراء:۲۳]

''اور تیرے رب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت ہرگز نہ کرو''۔

اسی طرح انبیاء وصالحین کو شفاعت اور پریشانی سے نجات کے لئے پکارنا یہ سب شرک میں داخل ہے۔ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

﴿أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ﴾ [النمل:٦٢]

''کون بے کس کی پکار سنتا ہے اور پریشانی دور کرتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟''۔

بعض مسلمانوں کا عالم یہ ہے کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، اور مصیبت و پریشانی میں ہمیشہ کسی ولی یا شیخ کا نام لیتے ہیں کوئی یا محمد کہتا ہے تو کوئی یا علی مشکل کشا، یا حسین، یا غلام دستگیر، یا غوثِ اعظم جیلانی، یا داتا علی ہجویری، تو کوئی بابا فرید، سیدہ زینب یا معین الدین چشتی کو پکارتا ہے جبکہ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ﴾ [الاعراف:١٩٤]

''تم اللہ کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہو وہ بھی تمہارے جیسے بندے ہیں''۔

بعض لوگ قبروں کا طواف کرتے ہیں، اس کی چوکھٹ چومتے ہیں چھو کر جسم پر ملتے ہیں، اس کا سجدہ کرتے ہیں اور اس کے سامنے خشوع وخضوع اور سر جھکا کر بڑے ہی ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہو کر فریاد کرتے ہیں، مریض کی شفایابی اور اولاد طلب کرتے ہیں، کوئی صاحبِ قبر کو یہ کہہ کر پکارتا ہے کہ میں بہت دور سے آپ کے در پر آیا ہوں مجھے رسوا نہ کرنا۔ یہ سارے امور شرک ہیں اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ وَهُمْ عَن دُعَآئِهِمْ غَٰفِلُونَ﴾ [الاحقاف:٥]

''اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو ان کی دعا سے بے خبر ہیں''۔

اور اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ".[بخاری]

''جس کی موت شرک کی حالت میں ہوئی وہ جہنم میں داخل ہوا''۔

بعض لوگ قبروں پر جا کر اپنا سر منڈاتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اولیاء کائنات میں تصرف اور نفع ونقصان کے مالک ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ﴾ [یونس:۱۰۷]

''اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں ہے''۔

جس مسجد کے صحن یا قبلہ میں قبر ہو وہاں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسی مسجدوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ: "جس مسجد میں قبر ہو خواہ اس کے پیچھے ہو یا آگے، دائیں ہو یا بائیں نماز پڑھنا ناجائز وحرام ہے۔" اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

"لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ"

''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا''۔[بخاری ومسلم]

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ

وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ". [مسلم]

''تم میں سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء وصلحاء کی قبروں کو مسجد بنالیا کرتے تھے خبردار! تم کبھی بھی قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں''۔

۲-غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ: یہ بھی شرک ہے۔ اللہ رب العالمین فرماتا ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ﴾ [الکوثر:۲]

''اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے''۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ". [مسلم]

''اللہ کی اس پر لعنت ہو جو غیر اللہ کے لئے ذبیحہ پیش کرتا ہے''۔

بسا اوقات ذبیحہ میں دو حرام چیزیں جمع ہو جاتی ہیں: غیر اللہ کے لئے ذبیحہ اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔ یہ دونوں چیزیں حرام ہیں نیز ایسے ذبیحوں کا کھانا حرام ہے۔ اس دور میں جاہلیت کے ذبیحوں میں سے ایک ذبیحہ بہت ہی زیادہ رائج ہے جیسے جن بھوت یا پریت سے بچنے کے لئے نئے گھر یا پل یا کنواں پر انسان یا جانور کا چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے جو سراسر شرک ہے۔ ایسے وہ جانور جو ایسی جگہ ذبح کئے گئے ہوں جہاں شرک ہوتا ہو جیسے مندر، گردوارہ، گرجا گھر، مزار و قبرستان یا وہاں کفار و مشرکین کا کوئی مذہبی میلہ لگتا ہو یہ بھی شرک ہے گرچہ اللہ کے نام پر جانوروں کو ذبح کیا گیا ہو۔

۳-غیر اللہ کے لئے نذر ماننا: یہ بھی شرک ہے، جیسے کہ بعض لوگ یہ نذر مانتے ہیں کہ میں فلاں قبر پر چراغاں کروں گا یا وہاں جانور ذبح کروں گا یا قبر کا طواف کروں گا۔

۴-جادو اور کہانت: رہا جادو تو وہ کفر ہے جو سراسر نقصان دہ ہے اور سات بڑے

گناہوں میں سے ایک ہے، جادو سیکھنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ﴾ [البقرة:۱۰۲]

''یہ لوگ وہ چیز سیکھتے ہیں جو سوائے نقصان کے نفع نہیں پہنچا سکتی''۔

اور فرمایا:

﴿وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ﴾ [طہ:۶۹]

''اور جادوگر کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا''۔

جادوگر اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ﴾ [البقرة:۱۰۲]

''سلیمان (علیہ السلام) نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ کفر تو شیطانوں نے کیا تھا جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا وہ دونوں کسی کو اس وقت تک (جادو) نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر''۔

بہت سارے لوگ جادوگروں کے پاس جا کر جادو کا اثر ختم کرواتے ہیں جو اسلام میں حرام ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور سورۃ الفاتحہ، معوذات (یعنی سورۃ الناس، وسورۃ الفلق اور سورۃ الاخلاص)، آیۃ الکرسی، سورۃ البقرۃ بالخصوص اس کی آخری دونوں آیتوں نیز دیگر سورتوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت شدہ دعاؤں کے ذریعہ جادو سے نجات حاصل کریں۔

کاہن، نجومی، جیوتشی: اگر غیب جاننے کا دعویٰ کریں تو کافر ہیں کیونکہ غیب کا علم صرف

اللہ کو حاصل ہے، یہ لوگ سیدھے سادھے عوام کو بیوقوف بنا کر پیسے اینٹھتے ہیں جس کے لئے دھول میں لکیر کھینچ کر، دست شناسی، کوڑی بازی، پیالہ میں یا شیشہ پر کچھ لکھ کر قسمت بتاتے ہیں جو سراسر ڈھونگ ہے صرف پیسہ بٹورنے کے حیلے بہانے ہیں، اگر ان کی ایک بات سچ ہو جاتی ہے تو ہزاروں غلط ہوتی ہیں لیکن عوام کو صرف وہی سچ بات ہی یاد رہتی ہے جس کے لئے قسمت، شادی، تجارت کا حال معلوم کرنے اور گمشدہ اشیاء کی بازیابی کے لئے بار بار ان کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ ان کے پاس جانے والا اگر ان کی باتوں کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے:

”مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ“. [مسند امام احمد، صحیح الجامع: ۵۹۳۹]

”جس نے کسی کاہن یا نجومی کی تصدیق کی اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل شریعت کی تکذیب کی“۔

اسی طرح فٹ پاتھوں پر طوطا یا مشینوں سے اپنی قسمت معلوم کرنا سب ناجائز وحرام ہے۔ اگر ان کے پاس صرف تجربہ، تسلی یا وقت پاس کرنے کے لئے جاتا ہے لیکن ان کی باتوں کی تصدیق نہیں کرتا ہے تو وہ کافر نہیں ہوگا لیکن ان کے پاس جانے کی وجہ سے چالیس دنوں تک اس کی صلوٰۃ قبول نہیں کی جائے گی، فرمانِ نبوی ہے:

”مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً“. [مسلم]

”جو کسی نجومی سے کچھ پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک صلوٰۃ قبول نہیں کی جائے گی“۔ ایسے آدمی پر توبہ ضروری ہے۔

۵۔ بعض وہ چیزیں جن میں نفع کا عقیدہ رکھنا شرکِ اصغر ہے لیکن اگر یہ عقیدہ ہو کہ وہ

فائدہ ونقصان کی مالک ہیں تو شرک اکبر ہو جاتا ہے۔ جیسے بہت سارے لوگ کڑوں اور چھلوں کو اپنی گردنوں، ہاتھوں یا گاڑیوں پر لٹکاتے یا بچوں کو پہناتے ہیں جبکہ کچھ لوگ مختلف نگینوں کی انگوٹھیاں پہنتے ہیں جن سے نظرِ بد یا آفت ومصیبت ٹالنا مقصود ہوتا ہے۔ بعض مائیں اپنی اولاد کو نظرِ بد سے حفاظت کی خاطر انکی پیشانیوں کی ایک طرف کاجل لگاتی ہیں، یہ سارے امور ناجائز وحرام ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ". [مسند احمد، سلسلة صحيحة: ۴۹۲]

"جس نے تعویذ گنڈہ لٹکایا اس نے شرک کیا"۔

اگر ان چیزوں کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ یہ بذاتِ خود نفع نقصان پہنچاتی ہیں تو یہ کھلا شرک ہے لیکن اگر یہ عقیدہ ہو کہ نفع ونقصان کا مالک تو اللہ ہی ہے لیکن یہ سب نفع ونقصان کے اسباب ہیں تو یہ شرکِ اصغر ہے کیونکہ اللہ نے ان کو نفع ونقصان کا سبب نہیں بنایا ہے۔ یاد رہے شرکِ اصغر شرکِ اکبر میں پڑنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۶۔ غیر اللہ کی قسم: اللہ رب العالمین اپنی مخلوقات میں جس کی چاہے قسم کھا سکتا ہے لیکن انسانوں کو اللہ کو چھوڑ کر کسی کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج بہت سارے مسلمان غیر اللہ کی قسم کھاتے ہیں جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے:

"مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ". [مسند احمد، صحيح الجامع: ۶۲۰۴]

"جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا"۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا". [ابوداود، سلسلہ صحیحہ: ۹۴]

"جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

کعبہ، امانت، جاہ وحشمت، فلاں کی برکت، فلاں کی زندگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام

ومرتبہ، ولی کی جاہ، آباء واجداد اور اولاد کے سر کی قسم کھانا یہ سب ناجائز وحرام ہے، جس کا کفارہ **لا إله إلا الله** کہنا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

"مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ". [بخاری]

"جو لات وعزیٰ کی قسم کھا بیٹھے اسے لا إلہ إلا اللہ کہنا چاہیے"۔

۷۔حوادث اور انسانی زندگی میں ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ: یعنی جرائد ومجلّات میں لکھے ہوئے ستاروں کی گردش سے قسمت معلوم کرنا، اگر کوئی شخص حادثات اور قسمتوں میں ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مشرک ہے اور اگر صرف تسلی یا وقت پاس کرنے کے لئے پڑھتا ہے تو وہ نافرمان وگنہگار ہے کیونکہ شرکیات پڑھ کر تسلی نہیں مل سکتی، مزید برآں شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈال سکتا ہے جو شرک میں پڑ جانے کا وسیلہ ثابت ہوسکتا ہے۔

۸۔صلوٰۃ (نماز) چھوڑنا: آج مسلمانوں کی اکثریت کا عالم یہ ہے کہ نماز سے دور رہتے ہیں جو بہت ہی عظیم گناہ ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے:

"بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ". [مسلم]

"یعنی آدمی اور کفر وشرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فاصلہ ہے"۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ".

[احمد: ۲۲۹۳۷، وسنن اربعہ، صحیح الترغیب: ۵۶۴]

"یعنی ہمارے اور کافروں کے مابین نماز کا فاصلہ ہے جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا"۔

رہی بات نماز میں سستی کرنے کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ عظیم منکر ہے نیز منافقین

کی صفت ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓا۟ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ قَامُوا۟ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ ٱلنَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [النساء:۱۴۲]

''بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں حالانکہ وہ ان کو دھوکہ دے رہا ہے اور جب نماز کے لئے آتے ہیں تو لوگوں کو دکھاتے ہوئے سستی میں آتے ہیں اور اللہ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں''۔

مردوں پر باجماعت نماز واجب وضروری ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگوں کے گھروں میں آگ لگانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا جو جماعت سے پیچھے رہتے تھے لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھروں میں آگ نہیں لگائی۔

میرے محترم قاری! آپ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ومحبت کو ہر مسلمان پر واجب قرار دیا ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ﴾ [آل عمران:۳۱]

''آپ فرما دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا''۔

لہٰذا آپ پر واجب ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات وفرامین کو بجا لائیں کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

آپ کو اس بات کا بھی علم ہونا چاہئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بہت ساری باتوں سے روکا ہے لہٰذا آپ شیطان کے بہکاوے میں نہ آئیں بلکہ ان تمام چیزوں سے

دور رہیں جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا ہے، یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منع کردہ چند چیزیں ذکر کی جارہی ہیں:

ا۔قبروں پر مسجدیں بنانا: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں فرمایا:

”لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ“ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا“.

”یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنالیا“۔

(عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو (یہود ونصاریٰ) کے عمل سے روک رہے تھے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

”اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ“. [مؤطا امام مالک]

”اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا جس کی عبادت کی جائے“۔

اور صحیح مسلم میں جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات سے پانچ دن پہلے فرماتے ہوئے سنا:

”أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ“.

”خبردار! تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا کرتے تھے سو میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں“۔

۲۔قبروں کے پاس صلوٰۃ (نماز) پڑھنا: امام مسلم نے اپنی صحیح میں مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا“.

''قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی اس کی طرف رخ کر کے صلوٰۃ پڑھو''۔

اور ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ''.[مسند احمد و سنن اربعہ]

''یعنی قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری زمین سجدہ گاہ ہے''۔

۳۔قبروں پر لکھنا (یا تختی لٹکانا): جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا''

[سنن ابو داود وغیرہ]

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے اور اس پر لکھنے سے منع فرمایا ہے''۔

۴۔قبروں کو پختہ کرنا: قبروں کو پختہ کرنے سے بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے جیسا کہ سابق حدیث میں گذر چکا ہے۔

۵۔قبروں کو بڑی یا اونچی کرنا یا اس پر قبہ بنانا یا خیمہ لگانا: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ أَوْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ''.[سنن ابی داوٗد]

''یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر کو پختہ کرنے یا اس پر لکھنے یا اسے بڑی یا اونچی کرنے سے منع فرمایا ہے''۔

۶۔قبروں پر چراغاں کرنا یا موم بتیاں سلگانا: مسند احمد اور اصحاب السنن نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے:

''لَعَنَ اللهُ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ''.

''یعنی قبروں کی زیارت کرنے والیوں اور قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور اس پر چراغاں کرنے والوں پر (اللہ کی) لعنت ہو''۔

صحیح مسلم میں ابوالہیاج الأسدی سے مروی ہے کہ ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا:

"أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ أَنْ لَا تَدَعَ صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ". [صحیح مسلم]

"کیا میں تمہیں اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کام کے لئے مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تم کسی مجسمے کو توڑے بغیر نہ چھوڑنا اور کسی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑنا"۔

۷۔قبروں کو میلہ گاہ بنانا یعنی مخصوص اوقات یا ایام میں ان کی زیارت کرنا: سنن ابی داود میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ". [سنن ابی داود]

"تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہونچ جاتا ہے تم جہاں بھی رہو"۔

۸۔جن چیزوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے ان میں قبروں سے تبرک حاصل کرنا، اسے چومنا چاٹنا، پکڑ کر جسم پر ملنا اور اس کے پاس دعا کرنا بھی ہے، یہ سب امور ناجائز وبدعت ہیں جن سے ہر مسلمان کو دور رہنا چاہئے۔

برادرِ محترم: آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قبروں کی زیارت صرف عبرت ونصیحت اور میت کے حق میں رحمت ومغفرت کی دعا کے لئے مشروع کی گئی ہے لہٰذا جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے غلط کیا اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی، ساتھ ہی اس بات کا اندیشہ بھی ہے کہ ایسے شخص کو اجر وثواب کے بجائے گناہ ہو نیز شرک میں پڑ جانے کا بھی خطرہ ہے

جس سے سارا عمل تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العالمین سے اپنے لئے اور آپ کے لئے آخری لمحہ تک عقیدہ توحید پر ثابت قدم رہنے کی دعا ہے۔

میرے محترم بھائی: آپ ہرگز یہ نہ سوچیں کہ بیان کردہ تمام امور جس سے اللہ کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے اس میں صاحبِ قبر کی تنقیص وتوہین ہے یا صلحاء و بزرگانِ دین سے نفرت یا ان کی گستاخی ہے۔ معاملہ ہرگز ایسا نہیں ہے جیسا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ آپ ﷺ کی منع کردہ چیزوں سے دور رہنا آپ ﷺ کی اطاعت و سچی تابعداری اور صلحاء و بزرگانِ دین سے سچی و حقیقی محبت ہے، نبی کریم ﷺ کے حکم کی تابعداری اور آپ کی سنت کا اتباع اور اس پر عمل اور دین میں بدعت سے اجتناب و دوری ہی صالحین و ائمہ کرام کی سچی اقتداء و پیروی ہے اور اسی میں ان کی تکریم و تعظیم ہے۔ نیز ان کے پسندیدہ اعمال کو بجالانا اور ان کے ناپسندیدہ اعمال سے دور رہنا ہے کیونکہ وہ سنت نیز اس پر عمل کو پسند اور بدعات وخرافات کو ناپسند کرتے تھے۔

میرے محترم بھائی: اللہ رب العالمین ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے میں آپ کو دین کے علم وفقہ کی وصیت کرتا ہوں، اور آپ کو شیطان خواہ انسانوں میں سے ہوں یا جناتوں میں سے راہِ حق سے برگشتہ نہ کریں اور نبوی طور طریقہ سے دور نہ کریں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں دین میں ہر نئی چیز سے دور رہنے کی سخت تاکید کی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ“۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ”مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ“.

”یعنی جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی وہ مردود ہے“۔

اور دوسری روایت میں ہے: کہ ”جس نے ہماری شریعت سے ہٹ کر کوئی کام کیا وہ

مردود ہے یعنی اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے''۔

برادرِ محترم: آپ اور ہر مسلمان بھائی کا اس بات پر پختہ عقیدہ اور مکمل ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کے ساتھ ہر طرح کی خیر خواہی کی ہے اور یہ کہ کوئی ایسی نیکی نہیں ہے جس کی آپ ﷺ نے رہنمائی نہ کی ہو، اور کوئی ایسا گناہ یا برائی نہیں جس سے آپ ﷺ نے اپنی امت کو آگاہ نہ کیا ہو اور اس سے دور رہنے کا حکم نہ دیا ہو۔

محترم بھائی: یہ چند نصیحتیں تھیں جسے ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کی درج ذیل حدیث پر عمل کرتے ہوئے آپ تک پہنچانا مناسب سمجھا:

"الدِّينُ النَّصِيحَةُ (ثَلَاثًا). قُلْنَا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ". [مسلم]

''دین مکمل خیر خواہی کا نام ہے، تین بار آپ ﷺ نے یہ کہا، ہم (صحابہ کرام) نے کہا: کس کے لئے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے خلفاء وحکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے''۔

اللہ رب العالمین ہمیں اور آپ کو اتباعِ حق کی توفیق عطا فرمائے، اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنتوں اور سلف صالحین کے عقیدہ ومنہج پر قائم رکھے اور ضلالت وگمراہی سے بچائے۔ (آمین)

ہماری اہم مطبوعات

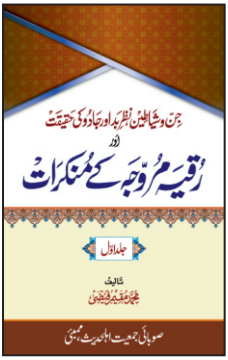

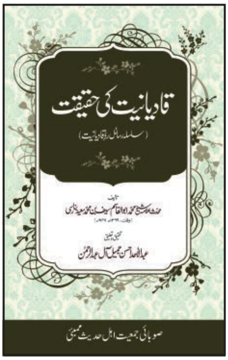

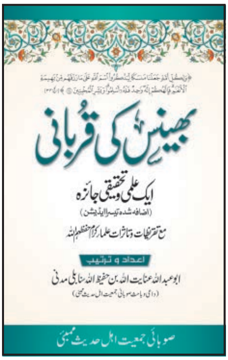

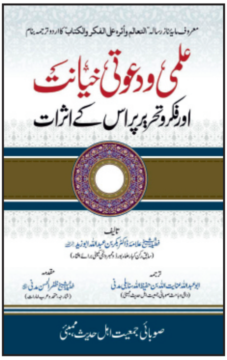

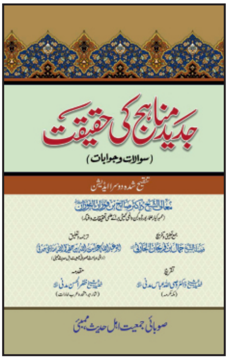

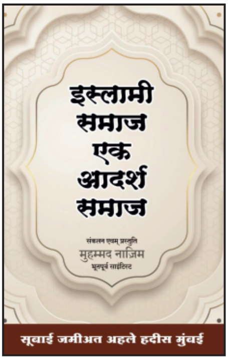

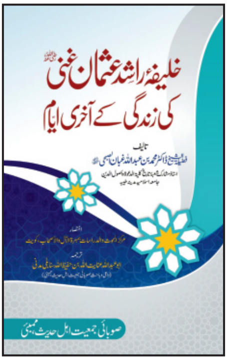

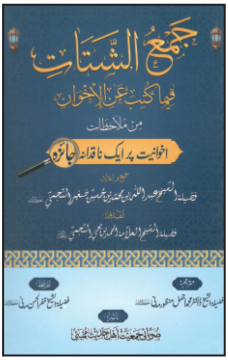

A1 Grafix Studio : +91-9819189965

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI

14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 400 070

9892255244 9892555244 ahlehadeesmumbai@gmail.com @JamiatSubai

subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai

www.ahlehadeesmumbai.com majallahaljamaah@gmail.com